تین بجے اسلام آباد کے لیے واپسی کی۔

دارالعلوم میں افغان مجاہدین کا ایک اجتماع اور مولانا محمد یونس خالص کا اپنے مادرِ علمی کو خراجِ تحسین

۱۶ستمبر ۱۹۹۴ء بروز جمعہ کو جمعیۃ طلباء و شریعہ افغانستان کے زیر اہتمام افغانستان میں خانہ جنگی کے خاتمے اور افغانیوں میں اتحاد کی کوششیں تیز کرنے کے سلسلہ میں جامع مسجد دارالعلوم کے صحن میں ایک سیمنار منعقد ہوا، مہمان خصوصی حزب اسلامی افغانستان کے امیر مولانا محمد یونس خالص تھے۔ اجلاس کا آغاز صبح ۱۰ بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ عظیم گوریلا جرنیل حاجی دین محمد فاتح ننگرہار نائب سرپرست اعلیٰ حزب اسلامی قاری محمود شاہ، مولانا اسد اللہ، مولانا سید رسول اور مولانا احمد شاہ نے تقریریں کیں مہمان خصوصی مولانا محمد یونس خالص نے اپنی تقریر میں کہا:

"ہم نے دارالعلوم حقانیہ میں تعلیم حاصل کی یہاں سے جہاد کا درس لیا یہاں سے ہماری فکری ذہن سازی ہوئی یہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی جوانی کا زمانہ تھا مولانا سمیع الحق اس وقت بہت چھوٹے اور الف با پڑھتے تھے اس وقت مسجد سے یہاں دارالعلوم منتقل نہیں ہوا تھا۔ اب جہاں دارالعلوم ہے یہ ایک دشت و صحرا تھا ہم لوگ شہر کی مساجد میں رہتے تھے اور گھروں سے ٹکڑے اکٹھے کر کے اس پر گزر اوقات کرتے تھے وہ محبت کا دور تھا ہم سب طلبہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہتے تھے حضرت مولانا عبدالحق رح کو اپنے باپ سے کسی طرح کم نہیں سمجھتے تھے وہ حضرت رح کا اخلاص تھا کہ ایک چھوٹا سا مدرسہ اتنے بڑے جامعہ میں تبدیل ہوا اور آج وہ ایک عظیم مرکز بن چکا ہے۔ یہاں کے طلبہ یہاں کے فضلاء اور روحانی ابناء اس لیے کامیاب ہیں کہ وہ اپنے شیخ مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی اطاعت کرتے تھے ان کی بات مانتے تھے ان کی ہر بات پر سر تسلیم خم کرتے تھے۔

ہمیں یہ سن کر بہت افسوس ہوا تھا کہ مولانا مفتی محمودؒ کا بیٹا مولانا فضل الرحمن ایک عظیم باپ کے بڑے بیٹے نہ ہونے کے باوجود سیاسیات میں اپنے استاذ اور مربی مولانا عبدالحق رح کی مخالفت میں کام کرنے لگا۔ اپنی مادر علمی اور اپنے شیخ کے موقف کی مخالفت کی اور آج وہ کہاں جا پہنچا ہے!

ہم تو یہاں کے شاگرد ہیں یہاں کے اساتذہ اور بانی مرحوم سے نسبت تلمذ پر ہم فخر کرتے ہیں ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی بھی غلامی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر ہم حیران ہیں کہ مولانا مفتی محمود رح